علمِ وجوہ القرآن کے تناظر میں
کنز الایمان کا مطالعہ

پروفیسر دلاور خان

پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اینڈ پروفیشنل ڈیویلپمنٹ سینٹر ایجوکیشن سٹی ملیر، کراچی

علم وجوہ القرآن کے تناظر میں کنزالایمان کا مطالعہ

پروفیسر دلاور خاں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے ساتھ اسے احسن تقویم سے بھی سرفراز فرمایا۔اس کی رہبری و رہنمائی کے لیے کامل نظام نبوت اور فکری و نظری نظام بھی عطا فرمایا۔ انسان کے شرف منصب میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ وحی اور عقل کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل تلاش کر کے عالم گیر غلبہ اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے روبہ عمل رہے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فکری و نظری نظام کا نصاب "انفس"، "آفاق" اور "آیات قرآنی" ہیں۔ اسی نے قرآن میں تدبر و تفکر کی دعوت اس طرح دی ہے افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالھا۔ اس دعوت کے نتیجے میں مسلمانوں کے اہل علم و دانش قرآن کے ہمہ جہت پہلوؤں کو موضوعِ تحقیق بنایا، قرآن کے ہمہ جہت پہلوؤں میں سے ایک پہلو نظمیات / لفظیات قرآن بھی ہے، جسے محققین نے اپنا موضوع تحقیق بنایا تو اس کی حکمت کی گیرائی اور گہرائی سے اپنی استعداد کے مطابق فیضیاب ہوئے اور دنیا پر یہ آشکارہ کر دیا کہ نظمیات / لفظیات قرآن بھی اللہ تعالیٰ کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

نظمیات کے تناظر میں میں اصولیین نے پانچ تقسیمات کی ہیں:

اول: معنیٰ موضوع لہ، کے اعتبار سے

دوم: معنیٰ کے ظہور کے اعتبار سے

سوم: معنیٰ کے خفاء کے اعتبار سے

چہارم: معنیٰ مستعمل و مراد کے اعتبار سے

پنجم: لفظ سے متکلم کی مراد کو سمجھنے کی صورتوں اور طریقوں کے اعتبار سے۔

چونکہ ہر تقسیم کے تحت چار اقسام نکلتی ہیں اس لیے کل بیس اقسام ہوئیں۔ موضوع لہ، کے اعتبار سے:۔ لفظ کی چار اقسام ہیں خاص۔عام۔ مشترک اور مووّل۔ مقالے کا براہ راست تعلق اس تقسیمات میں لفظ "مشترک" سے ہے اس لیے باقی اقسام سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اس "مشترک" کو موضوع تحقیق بنایا جاتا ہے۔ قرآن کی ہمہ گیریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں ایسے متعدد الفاظ ہیں جس کا استعمال مختلف مقامات پر مختلف معنیٰ میں کیا گیا ہے یعنی لفظ اپنی بناوٹ اور حرکت کے اعتبار سے ایک ہے لیکن متعدد معنیٰ کا حامل ہے قرآنی لفظ کے معنی میں اختلاف کے پہلو کے مطالعہ کا نام علم وجوہ القرآن ہے۔

وجوہ کے لغوی معنیٰ:۔ وجوہ جمع ہے وجہ کی جس کا معنی چہرہ اور ہر چیز کا سامنے کا حصہ زبیدی نے لکھا الوجوہ من الکلام: البسل المقصود بہ کلام کا وہ پہلو جو مقصود ہو۔

اصطلاحی مفہوم:

علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

فالوجوہ:اللفظ المشترك الذی یستعمل فی عدۃ معان کاللفظ امۃ(۱)یعنی: وجوہ وہ مشترک لفظ ہے جو متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے جسے لفظ "امت"

حاجی خلیفہ نے اس علم کی یوں تعریف کی ہے:

"ومعناہ ان تکون الکلمۃ واحدۃ ذکرت فی مواضع من القرآن علی لفظ واحد وحرکۃ واحدۃ وارید لجھا فی کل مکان معنیٰ غیرالاخر"

یعنی ایک ہی لفظ قرآنِ مجید میں کئی موقعوں پر ایک لفظ ایک حرکت کے ساتھ مذکور ہوتا ہے لیکن ہر موقع پر اس کے معنی الگ ہوتے ہیں۔

مشترک کی تعریف:

ڈاکٹر عبدالکریم زیدان نے مشترک کی تعریف اس طرح کی ہے:

"المشترك عند الاصولين اللفظ وضع لمعنيين او كثير بوضع متعددة"

(اصولین کے یہاں مشترک وہ لفظ ہے جس کو دو یا دو سے زائد معانی کیلئے وضع کیا گیا)

مشترک کی خصوصیات:

ا۔مشترک موضوع لہ، متعدد ہوتا ہے یعنی مشترک متعدد معنی پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔مشترک اور اس کے موضوع لہ، معنی کے لئے اکثر ایک سے زائد مرتبہ وضع کیا جاتا ہے۔

۳۔ترک کا مدلول متعدد ہونے کے ساتھ محصول بھی ہوتا ہے۔

۴۔مشترک کے مدلول متعدی معنی میں سے صرف ایک ہی کو ایک ہی وقت میں مراد لیا جاسکتا ہے۔

حکم مشترک:

ایک وقت میں ایک سے زائد معانی نہیں مراد لئے جاسکتے بلکہ ایک ہی معنٰی مراد ہونگے اس لئے غور و فکر و قرائن کے ذریعے جب تک کسی ایک معنٰی کا کسی موقع کے لئے تعین نہ ہو عمل کے حق میں توقف کیا جائے گا اور کسی ایک معنٰی کے راجح قرار پانے پر اس پر عمل کیا جائے گا، (اصول الفقہ ص ۱۲۰)

علم وجوہ قرآن کی اہمیت:

مذکورہ حقائق سے علم وجوہ قرآن کی اہمیت کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے اس علم کی اہمیت مفسرین، مترجمین قرآن اور مجتہدین کے لئے نہایت ہی ضروری ہے جس کے جانے بغیر وہ تفسیر اور ترجمہ قرآن کے میدان میں قدم نہیں رکھ سکتے فقہا کو قرآن کے وجوہ پر نظر رکھنا ضروری ہے اس کے بغیر وہ استنباط کے وقت غلط مطلب اخذ کرسکتے ہیں:

علامہ جلال الدین سیوطی نے الاتقان میں چند وجوہ القرآن کا تذکرہ کیا ہے جو ایک سے زائد معنوں میں آئے ہیں ان میں چند درج ذیل ہیں:

ا۔الھدیٰ: یہ سترہ وجوہ پر آیا ہے:

(۱)۔بمعنٰی اثبات: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ

(۲)۔بمعنٰی بیان: اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ

(۳)۔بمعنٰی دین: اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ

(۴)۔ایمان: وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى

(۵)۔دعا: لِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ

(۶)۔رسولوں اور کتابوں کے معنوں میں: فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى

(۷)۔معرفت: وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ

(۸)۔نبی کے معنٰی میں: اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالۡهُدٰى

(۹)۔وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰى

(۱۰)۔توراۃ: وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡهُدٰى

(۱۱)۔استرجاع: اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ

(۱۲)۔حجت: وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ

(۱۳)۔توحید: اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰى مَعَكَ

(۱۴)۔سنت: فَبِهُدٰٮهُمُ اقۡتَدِهۡ

(۱۵)۔اصلاح: اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَآئِنِيۡنَ

(۱۶)۔الہام: اَعۡطٰى كُلَّ شَىۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى

(۱۷)۔توبہ: اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ

(۱۸)۔ارشاد: اَنۡ يَّهۡدِيَنِىۡ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ

(مثالوں کی تعداد میں ایک وجہ زائد ہے اور آغاز میں صرف سترہ وجوہ لکھی گئی ہیں یہ اصل کتاب کی پابندی ہے۔ مترجم)

۲۔السوٓء: یہ گیارہ وجوہ کے لئے آیا ہے:

(۱)۔ سختی: یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

(۲)۔ کونچیں کاٹنا: وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

(۳)۔ زنا: مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا

(۴)۔ برص: بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ

(۵)۔ عذاب: اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ

(۶)۔ شرک: مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ

(۷)۔ شتم: لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ

(۸)۔ گناہ: یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

(۹)۔ بمعنی بئس: وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

(۱۰)۔ رنج و آفت: یَكْشِفُ السُّوْٓءَ

(۱۱)۔ قتل اور شکست: لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ

۳۔الصلوۃ: ۹ وجوہ پر آیا ہے:

(۱)۔ نمازِ پنجگانہ: یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

(۲)۔ نمازِ عصر: تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

(۳)۔ نمازِ جمعہ: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ

(۴)۔ نمازِ جنازہ: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ

(۵)۔ دعا: وَصَلِّ عَلَیْهِمْ

(۶)۔ دین: اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ

(۷)۔ قرأت: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

(۸)۔ رحمت اور استغفار: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ

(۹)۔ نماز کی جگہیں: صَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ

۴۔الرحمۃ: یہ چودہ وجوہ کے لئے آیا ہے:

(۱)۔ اسلام: یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

(۲)۔ ایمان: اٰتٰنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

(۳)۔ جنت: فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

(۴)۔ بارش: بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ

(۵)۔ نعمت: وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهٗ

(۶)۔ نبوت: اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ

(۷)۔ قرآن: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ

(۸)۔ رزق: خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ

(۹)۔ نصر اور فتح: اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً

(۱۰)۔ عافیت: اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ

(۱۱)۔ مودّت: رَاْفَةً وَّرَحْمَةً

(۱۲)۔ کشائش: تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

(۱۳)۔ مغفرت: كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

(۱۴)۔ عصمت: لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

۵۔القضاء: یہ ۱۵ وجوہ پر آیا ہے:

(۱)۔ فراغ: فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

(۲)۔ حکم: اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا

(۳)۔ اجل: فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ

(۴)۔ فصل: لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ

(۵)۔ گزر جانا: لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا

(۶)۔ ہلاک: لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ

(۷)۔ وجوب: قُضِیَ الْاَمْرُ

(۸)۔ ابرام: فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا

(۹)۔ آگاہ کرنا: وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

(۱۰)۔ وصیت: وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ

(۱۱)۔ موت: فَقَضٰی عَلَیْهِ

(۱۲)۔ نزول: فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ

(۱۳)۔ خلق (آفرینش): فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ

(۱۴)۔ فعل: كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ

(۱۵)۔ عہد: اِذْ قَضَیْنَآ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ

٦۔فتنہ: یہ بھی ۱۲وجوہ پر آیا ہے:

(۱)۔شرک: وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

(۲)۔گمراہ بنانا: ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ

(۳)۔قتل: اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(۴)۔صد(رکاوٹ وروگردانی): وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

(۵)۔گمراہی: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ

(۶)۔معذرت: ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ

(۷)۔قضاء: اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ

(۸)۔اثم: اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا

(۹)۔مرض: يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ

(۱۰)۔عبرت: جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ

(۱۱)۔جلانا: يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ

(۱۲)۔جنون: بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ

۷۔الروح: یہ ۹وجوہ پر آیا ہے:

(۱)۔حکم: وَرُوْحٌ مِّنْهُ

(۲)۔وحی: يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ

(۳)۔قرآن: وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

(۴)۔رحمت: وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

(۵)۔حیات: فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ

(۶)۔جبریل: فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا

(۷)۔ایک بہت بڑا فرشتہ: يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ

(۸)۔فرشتوں کی ایک فوج: يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ

(۹)۔بدن کی روح(جان): وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ

۸۔الذکر: یہ ۱۷وجوہ پر آیا ہے:

(۱)۔زبان کا ذکر: فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ

(۲)۔قلب کا ذکر: ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

(۳)۔حفظ: وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ

(۴)۔طاعت وجزاء: فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

(۵)۔نماز پنجگانہ: فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

(۶)۔پندونصیحت کرنا: فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ

(۷)۔بیان: اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

(۸)۔بات کرنا: اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ

(۹)۔قرآن: وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ

(۱۰)۔توراۃ: فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

(۱۱)۔خبر: سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا

(۱۲)۔شرف: وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

(۱۳)۔وحی: فالتالیات ذکرا

(۱۴)۔رسول: ذکرا رسولا

(۱۵)۔نماز: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

(۱۶)۔نماز جمعہ: فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

(۱۷)۔نماز عصر: عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ

۹۔الدعاء: یہ ۶وجوہ پر آیا ہے:

(۱)عبادت: وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ

(۲)استعانت: وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ

(۳)سوال: ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

(۴)قول: دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

(۵)نداء: يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ

(۶)تسمیہ: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

۱۰۔الاحصان: یہ ۳وجوہ پر آیا ہے:(۱۷)

(۱)پاکدامنی: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

(۲)شادی کرنا: فَاِذَآ اُحْصِنَّ

(۳)عورت ومرد کا آزاد ہونا: نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ۔(۲)

وجوہ ونظائر پر کام کرنے والے علماء:

اس موضوع پر متعدد علماء نے کام کیا ہے مثلاً:

(۱)۔ مقاتل بن سلیمان (م۱۵۰ھ)
(۲)۔ ھارون بن موسی (م۱۷۰ھ)
(۳)۔ یحییٰ بن سلام (م۲۰۰ھ)
(۴)۔ الحکیم الترمذی (م۳۲۰ھ)
(۵)۔ الثعالبی (م۴۲۹ھ)
(۶)۔ حسن بن محمد الدمغانی (م۴۸۷ھ)
(۷)۔ عبد الرحمٰن ابن جوزی (م۵۹۷ھ)
(۸)۔ ابن عماد (م۸۸۷ھ)
(۹)۔ مطروح بن محمد (م۲۷۱)

اس کے علاوہ ضمنی طور پر البرھان فی علوم القرآن (زرکشی)، الاتقان فی علوم القرآن (سیوطی) بصائر ذوی التمییز (فیروزآبادی) ان کے علاوہ حاجی خلیفہ نے "کشف الظنون" نواب صدیق حسن خان نے "ابجد العلوم" میں علم الوجوہ النظائر میں لکھی گئی مشہور کتب کا تذکرہ کیا ہے۔

علم الوجوہ اور مولانا احمد رضا خاں:

مولانا احمد رضا خاں کو دیگر علوم القرآن کے ساتھ ساتھ علم وجوہ قرآن پر مکمل عبور حاصل تھا جس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

آپ لفظ "استوا" کی مختلف وجوہ یوں بیان کرتے ہیں:

اول قہر و غلبہ، یہ زبان عرب سے ثابت ہوا، دوم علو (بلندی) اور علو اللہ عزوجل کی صفت ہے (امام بیہقی سے یہی منقول ہے) سوم قصد و ارادہ (امام جلال الدین السیوطی نے اتقان میں اسے نقل فرمایا) چہارم فراغ و تمام کار، استوا بمعنی تمام خود قرآنِ عظیم میں ہے فلما بلغ اشدہ واستوای (جب اپنی قوت کے زمانے کو پہنچا اور اس کا پورا شباب۔(۳)

"عبث" کے بارہ وجوہ بیان فرتاہے:

(۱)۔ جس فصل میں غرضِ غیر صحیح ہو وہ عبث ہے۔
(۲)۔ جس میں غرض غیر شرعی ہو۔(۳) جس میں غرض صحیح نہ ہو۔(۴) جس میں فائدہ نہ ہو۔(۵) جس میں فاعل کے لیے کوئی غرض صحیح نہ ہو۔(۶) بے فائدہ کام۔(۷) جس میں فائدہ معتد بہا نہ ہو۔(۸) اس کام کے قابل فائدہ نہ ہو یعنی اس میں جتنی محنت ہو نفع اس سے کم ہو۔(۹) وہ کام جس کا فائدہ معلوم نہ ہو۔(۱۰) وہ کام جس سے فائدہ مقصود نہ ہو۔(۱۱) بے لذت کام۔(۱۲) عبث ولعب ایک شے ہے۔(۴)

"اسراف" کے گیارہ وجوہ بیان کیے: (۱) غیر حق میں صرف کرنا۔(۲) حکم الٰہی کی حد سے بڑھنا۔(۳) ایسی بات میں خرچ کرنا جو شریعت مطہرہ یا ضرورت کے خلاف ہو۔(۴) اطاعتِ الٰہی سے غیر میں اٹھانا۔(۵) بلا حاجت خرچ کرنا۔(۶) دینے میں حق کی حد سے کمی یا بیشی۔(۷) ذلیل غرض میں کثیر مال اٹھا دینا۔(۸) بے فائدہ خرچ کرنا۔(۹) حاجت شرعیہ سے زیادہ استعمال کرنا۔(۱۰) لائق وپسندیدہ بات میں قدرِ لائق سے زیادہ اٹھانا دینا۔(۱۱) کلام عرب میں اسراف یہ ہے کہ حق کے حصول میں خطا کر جائے یا تو دینے میں حق کی حد سے آگے بڑھ جائے یا اس کی واجبی حد سے پیچھے رہ جائے۔(۵)

اسی طرح کنزالایمان کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کو نہ صرف علم وجوہ قرآن پر مکمل دسترس حاصل تھی بلکہ آپ نے اسے مختلف آیات میں بر موقع بر محل برتا بھی جیسے:

۱۔ذنب:

۱.۱۔ گناہ

یُوسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا وَ اسۡتَغۡفِرِیۡ لِذَنۡۢبِكِ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِــٕیۡنَ۔(۶)

اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ بیشک تو خطاواروں میں ہے۔

۱.۲۔ الزام

وَلَهُمۡ عَلَیَّ ذَنۡۢبٌ فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ۔(۷)

اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے تو میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے قتل کر دیں۔

۲۔ ضل:

۲.۱۔ ملنا

وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ۔ (۸)

اور بولے کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں۔

۲.۲۔ گمراہی

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ۔ (۹)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔

۲.۳۔ بھکنا

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ۔ (۱۰)

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو پہلے موسیٰ سے ہوا تھا اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ ٹھیک راستہ بہک گیا۔

۲.۴۔ ضائع کرنا

وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ (۱۱)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہر گز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ۔ (۱۲)

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی میں ہیں۔

۲.۵۔ گم

اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ۔ (۱۳)

دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر اور گم گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے۔

۳۔ کتب

۳.۱۔ واجب

وَ كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (۱۴)

اور ہم نے توریت میں اُن پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کراوے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

۳.۲۔ فرض

وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِیْتًا۔ (۱۵)

اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے تو اُس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا۔

۳.۳۔ فرمان:

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَا ذَا یَرْجِعُوْنَ۔ (۱۶)

میرا یہ فرمان لے جان کر ان پر ڈال پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

۳.۴۔ خط:

قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ۔ (۱۷)

وہ عورت بولی اے سردارو بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا۔

۳.۵۔ کتاب:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ۔ الخ (۱۸)

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔

۴۔ سلطان

۴.۱۔ غلبہ:

وَ اٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۔ (۱۹)

اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا۔

۴.۲۔ سمجھ:

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَ بِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ۔ (۲۰)

کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اُتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا ٹھکانا ناانصافوں کا۔

۴.۳۔ اختیار:

وَ اُولٰٓئِکُمْ جَعَلْنَا لَکُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۔ (۲۱)

اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا۔

۴.۴۔ حجت:

اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۔ (۲۲)

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت کر لو۔

۴.۵۔ سند:

وَ کَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَکْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (۲۳)

اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ سزاوار کون ہے اگر تم جانتے ہو۔

۴.۶۔ قابو:

وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ وَ مَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُکُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ اِنِّیْ کَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (۲۴)

اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا بیشک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا مگر یہی کہ میں نے تم کو بُلایا تم نے میری مان لی تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا میں اس سے سخت بیزار ہوں بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۵۔ فتنہ

۵.۱۔ سزا:

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا کَثِیْرٌ مِّنْهُمْ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ۔ (۲۵)

اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہو گی تو اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

۵.۲۔ جانچ:

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ۔ (۲۶)

اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔

۵.۳۔ گمراہی:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ۔ الخ۔ (۲۷)

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو۔

۵.۴۔ سزا:

وَ حَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ۔ (۲۸)

اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی تو اندھے اور بہرے ہوگئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہوگئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

٦۔ الوکیل

٦.١۔ کارساز:

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ (۲۹)

وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔

٦.٢۔ نگہبان:

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ۔ (۳۰)

یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

٦.٣۔ محافظ:

وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ۔ (۳۱)

اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے۔

٦.۴۔ ذمّہ:

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۔ (۳۲)

کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دے دو کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ پھر جب انہوں نے یعقوب کو عہد دے دیا کہا اللہ کا ذمّہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں۔

٦.۵۔ کام بنانے والا:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَ كَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلًا۔ (۳۳)

بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

٦.٦۔ حمایتی:

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا۔ (۳۴)

کیا تم اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے یا تم پر پتھراؤ بھیجے پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ۔

٦.٧۔ کڑوڑا (حاکم، نگران):

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا۔ (۳۵)

اور ہم نے تم کو ان پر کڑوڑا بنا کر نہ بھیجا۔

٧۔ شہید

٧.١۔ گواہ:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا۔ (۳۶)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

۷.۲۔ سامنے:

قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ۔ (۳۷)

تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں۔

۷.۳۔ نگہبان:

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰۤؤُلَآءِ شَہِیْدًا۔ (۳۸)

تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

۷.۴۔ حاضر:

وَ اِنَّ مِنْکُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَکُنْ مَّعَھُمْ شَہِیْدًا۔ (۳۹)

اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں ان کے ساتھ حاضر نہ تھا۔

۷.۵۔ حمایتی:

وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُہَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ (۴۰)

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

۸۔ قتل

۸.۱۔ خون کرنا:

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا ؕ وَ اللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔ (۴۱)

اور جب تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا جو تم چھپاتے تھے۔

۸.۲۔ شہید:

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَآءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ (۴۲)

تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

۸.۳۔ لڑنا:

وَ قٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ؕ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔ (۴۳)

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

۸.۴۔ لعنت:

ثُمَّ قُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ۔ (۴۴)

پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی

۸.۵۔ قتل:

فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ؕ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ۔ (۴۵)

اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے۔

۸.۶۔ جہاد:

وَ کَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَکَانُوْا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ۔ (۴۶)

اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

۹۔ دعا

۹.۱۔ طلب:

لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا کَثِیْرًا۔ (۴۷)

فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو

فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا۔ (۴۸)

وہ عنقریب موت مانگے گا

۹.۲۔ قول:

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ، الخ،(۴۹)
تو ان کے منھ سے کچھ نہ نکلا

۹.۳۔ دعا:

وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ، (۵۰)
اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ،(۵۱)
بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ، الخ،(۵۲)
دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے

۹.۴۔ استعانت:

وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔(۵۳)
اور اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلا لو اگر سچے ہو

۹.۵۔ دعوت:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ۔ الخ۔ (۵۴)
تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں
(ھود:۶۲)،(ابراھیم:۹)،(البقرہ:۲۲۱)،(آل عمران:۲۳)، (آل عمران:۱۰۴)، (یوسف:۳۳)، (ابراھیم:۲۴)، (بنی اسرائیل:۱۷)،(ال عمران: ۱۵۳)،(یوسف:۳۳)،(البقرہ:۲۳)، (یوسف:۱۰۸)،(الرعد:۳۶)،(آل عمران:۶۱)، (الانفال:۲۴)، (ابراھیم:۴۴)، (مومن:۴۳)، (نوح:۷)، (نوح:۸)، (فاطر:۶)،(سورہ محمد:۳۵)،(الاعراف:۱۹۳)

۹.۶۔ ندا:

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ الخ۔ (۵۵)
اسی کا پکارنا سچا ہے اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ۔ (۵۶)
تم پر ایک سا ہے چاہے انہیں پکارو یا چپ رہو

ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ۔ (۵۷)
پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے (الانعام:۴۰، ۴۱، ۶۳، ۵۲)،(یونس: ۶۶)،(رعد:۱۴)،(آلِ عمران: ۱۵۳)، (یونس:۲۵)، (الاعراف:۱۹۵)، (بنی اسرائیل:۱۱۰)، (البقر:۱۷۱)، (آل عمران:۳۸)، (الرعد:۱۴)، (الاعراف:۱۹۳)،(آل عمران:۳۸)،(الروم:۲۵)،(الزمر:۸)۔

۹.۷۔ عبادت:

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ۔ (۵۸)
بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں اس کی عبادت کی تھی بیشک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے

ان وجوہ کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے مفکر اسلام احمد رضا حنفی قادری کو علم وجوہِ قرآن پر نہ صرف مکمل عبور حاصل تھا کہ وہ اس گیرائی اور گہرائی سے بھی خوب واقف تھے کہ کس آیت میں کونسا معنی لینا ہے اور کہاں استثناء ہے۔

اس مرحلے پر اس حقیقت کا مطالعہ کرتے ہیں اگر مترجم قرآن علمِ وجوہ القرآن سے نابلد ہے تو اس کے ترجمہ پر کیا اثرات مرتب ہوں گے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (۵۹)

(۱) اور یہ کہ سجدہ کے لیے مقاماتِ خاص اللہ کے لیے ہیں لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔
(۲)۔ اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں پس اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔
(۳)۔ اور بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔
(۴)۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

مذکورہ تراجم میں ”فلا تدع“ کا ترجمہ ”کسی کو نہ پکارو“ تسلیم کر لیا جائے تو آذان اور اقامت میں موذن مسجد میں غیر حاضر مسلمانوں کو حیّ علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہہ کر پکارتا ہے تو اس کا غلط ہونا ثابت ہو گا۔ آذان میں مسلمانوں کو پکارنا غلط نہیں بلکہ ترجمہ غلط ہو سکتا ہے ایسا ترجمہ اس لیے ہوا کہ مترجمین کو علم وجوہ القرآن سے واقفیت نہیں کہ ”تدع“ کے کتنے معنی ہیں اس آیت میں کون کون سے معنی کو استثنٰی حاصل ہے اور کس معنٰی کا اطلاق اس ترجمہ میں ہو گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے ”فلا تدع“ کا یک معنوی ترجمہ کر دیا جو روح القرآن کے خلاف ہے۔ اس تناظر میں مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

”اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو“

کنزالایمان کے تفسیری مصادر کا مطالعہ کرتے ہیں جس میں ”دعا“ کے دیگر معنوں کو مستثنٰی قرار دے کر عبادت معنی لیا گیا ہے۔

(1)۔ اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَ اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا۔(٦٠)

الزمخشری (ت 538ھ)

1.1 {وَإِن يَدۡعُونَ} وإن يعبدون بعبادة الأصنام۔(٦١)

تبوں کی عبادت کرتے ہیں۔

الرازی (ت 606ھ)

1.2 {يَدۡعُونَ} بمعنى يعبدون۔(٦٢)

عبادت کرتے ہیں۔

القرطبی (ت 671ھ)

1.3 نزلت فى أهل مكة إذ عبدوا الأصنام۔(٦٣)

اہلِ مکہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب انہوں نے تبوں کی عبادت کی۔

البیضاوی (ت 685ھ)

1.4 {وَإِن يَدۡعُونَ} وإن يعبدون بعبادتها۔(٦٤)

اس کی عبادت کرتے ہیں۔

المحلی و السیوطی (ت المحلی 864ھ)

1.5 {ءان} ما {يَدۡعُونَ} يعبد المشركون {مِن دُونِهِ}۔(٦٥)

مشرکین (اللہ کے سوا) دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔

الفیروز آبادی (ت 817ھ)

1.6 {وَإِن يَدۡعُونَ} ما يعبدون۔(٦٦)

عبادت نہیں کرتے ہیں۔

السمرقندی (ت 375ھ)

1.7 {إِن يَدۡعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّآ إِنَٰثاً} يقول: ما يعبدون من دون الله۔(٦٧)

اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔

البغوی (ت 516ھ)

1.8 نزلت فى أهل مكة، أى: ما يعبدون۔(٦٨)

اہلِ مکہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ عبادت نہیں کرتے ہیں (مگر عورتوں کی اور شیطان کی)

ابن عطیة (ت 546ھ)

1.9 ويدعون عبارة مغنية موجزة فى معنيي: يعبدون ويتخذون آلهة، تفسير المحرر الوجيز فی۔(٦٩)

”یدعون“ مختصر عبادت ہے جس کا معنی ہیں: وہ عبادت کرتے ہیں اور معبود بناتے ہیں۔

ابن الجوزی (ت 597ھ)

1.10 {يدعون} بمعنى: يعبدون۔(٧٠)

یدعون۔ یعبدون کے معنی میں ہے یعنی وہ عبادت کرتے ہیں۔

النسفی (ت 710ھ)

1.11 {إِن يَدۡعُونَ مِن دُونِهِ} ما يعبدون من دون الله۔(٧١)

وہ اللہ کے سوا باقی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔

الخازن(ت 725ھ)

1.12 {إن یدعون من دونه إلاّ إناثاً } نزلت فی أهل مكة یعنی ما یعبدون من دون الله۔ (۷۲)

اہلِ مکہ کے بارے میں نازل ہوئی یعنی اللہ کے ماسوا چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔

ابوحیان(ت 754ھ)

1.13 {إن یدعون من دونه إلا إناثاً } المعنی: ما یعبدون من دون الله ویتخذونه إلهاً۔(۷۳)

اللہ کے سوا چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی چیزوں کو معبود بناتے ہیں۔

القمی النیسابوری (ت 728ھ)

1.14 {إن یدعون } أی ما یعبدون { من دونه إلاّ إناثاً } أی أوثاناً وكانوا یسمونها بأسماء الإناث كاللات والعزی، فاللات تأنیث الله، والعزی تأنیث الأعز۔(۷۴)

وہ اللہ اللہ کو چھوڑ بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ان کا نام مؤنث (عورتوں) کے نام سے رکھتے ہیں مثلاً ''لات'' اور ''عُزّیٰ''۔ تو ''لات'' ''اللہ'' کا مؤنث ہے اور ''عُزّیٰ'' ''اَعز'' کی مؤنث ہے۔

و«إنْ»: نافیةٌ بمعنی «ما»، ویدعون: عبارةٌ مغنیةٌ موجزةٌ فی معنیَ: یعبدون ویتخذُونَ آلهة،

لفظ ''اِنْ'' نفی کے معنی میں ہے۔ اور ''یدعون''، مختصر عبارت ہے جس کے معنی ہیں ''وہ عبادت کرتے ہیں اور معبود بناتے ہیں''۔

ابن عادل(ت 880ھ)

1.15 "وَیَدْعُونَ": بمعنی: یَعْبُدُون، نزلت فی أهْل مَكَّة۔(۷۵)

یدعون۔ یعبدون (وہ عبادت کرتے ہیں) کے معنی میں ہے جو اہلِ مکہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

ابوالسعود(ت 951ھ)

1.16 {إِن یَدْعُونَ مِن دُونِهِ} أی ما یعبدون من دونه عزوجل۔(۷۶)

اللہ جل جلالہ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔

مقاتل بن سلیمان(ت 150ھ)

1.17 {وَإِن یَدْعُونَ} ، یعنی وما یعبدون من دونه۔(۷۷)

اللہ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔

الطبرسی(ت 548ھ)

1.18 {إن یدعون } أی ما یدعون هؤلاء المشركون وما یعبدون { من دونه } -(۷۸)

یہ مشرکین اللہ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔

علی بن ابراهیم القمی(ت القرن 4ھ)

1.19 قوله: { إن یدعون من دونه إلا إناثاً } قال: قالت قریش إن الملائكة هم بنات الله { وإن یدعون... إلا شیطاناً مریداً } قال كانوا یعبدون الجن. (۷۹)

قریش نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ شیطاناً مریدا سے مراد وہ جنوں کی عبادت کرتے ہیں۔

الطوسی(ت 460ھ)

1.20 قال الازهری: والاناث الموات. وقوله: {وإن یدعون إلا شیطاناً مریداً} المعنی إن هؤلاء الذین یعبدون غیر الله لیس یعبدون الا الجمادات، والا الشیطان المرید وهو المتمرد علی الله فی خلافه فیما أمر به ونهی عنه وهو ابلیس، وبه قال قتادة واكثر المفسرین "ویدعون" معناه یعبدون،(۸۰)

اَزہری نے کہا کہ الاناث یعنی زنانہ صفات اور ان یدعون الاّ شیطاناً مریداً کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اللہ کے سوا دوسری چیزوں کی عبادت کرتے ہیں یعنی وہ جمادات کی عبادات کرتے ہیں۔ الشیطان المرید سے مراد ''اللہ تعالیٰ نے

جس چیز کا حکم دیا اور جس چیز سے روکا اس کی مخالفت کر کے سرکشی کرنا اور وہ ابلیس ہے"۔ قتادہ اور اکثر مفسرین نے کہا کہ یدعون کا مطلب یعبدون کہ وہ عبادت کرتے ہیں۔

الفیض الکاشانی (ت 1090ھ)

1.21 {إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ} ما یدعو ھؤلاء المشرکون ومایعبدون من دون اللہ۔ (۸۱)

مشرکین اللہ کے علاوہ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔

تجزیہ:

اس میں بتوں اور ان کے پجاریوں کی مذمت کی گئی ہے اس کا اطلاق مقدس ہستیوں کی حیات اور بعد از حیات پر نہیں کیا گیا علامہ رازی ،القرطبی، المحلی، الفیروز آبادی، السمرقندی، البغوی، ابن عطیہ، ابن جوزی، النسفی الطبرسی، القمی، الطوسی، الکاشانی نے اس آیت میں "یدعون "کا ترجمہ "وہ پکارتے ہیں" کی بجائے "یعبدون "یعنی "وہ عبادت کرتے ہیں" کیا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے بھی سلف صالحین کی پیروی کرتے ہوئے "یدعون" کا ترجمہ پکارنے کا بجائے عبادت ہی کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

❖ "یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو"۔ (کنزالایمان)

جبکہ دیگر مترجمین علم وجوہ القرآن سے انحراف کرتے ہوئے اس آیت کا یوں ترجمہ کرتے ہیں:

❖ یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں کی اور پکارتے ہیں تو شیطان کی سرکشی ہی کو۔

❖ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پس عورتوں کی پرستش کرتے ہیں اور سرکشی شیطان کو آواز دیتے ہیں۔

❖ یہ تو اللہ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور دراصل سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔

(2)۔ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ قُل لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَمَآ أَنَاْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ}۔ (۸۲)

الزمخشری (ت 538ھ)

2.1 {نُهِيتُ } صرفت وزجرت، بما رکب فیّ من أدلة العقل، وبما أوتيت من أدلة السمع عن عبادة ما تعبدون {مِن دُونِ اللهِ} (۸۳)

الرازی (ت 606)

2.2 فقال: { قُلْ إِنّي نُهيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } وبين أن الذين يعبدونها إنما يعبدونها بناء على محض الهوى والتقليد، لا على سبيل الحجة والدليل، لأنها جمادات وأحجار۔ (۸۴)

قُلْ إِنّي نُهِيتُ الخ ۔وہ ان چیزوں کی عبادت (بندگی) کرتے ہیں صرف اپنی خواہش اور تقلید کے بارے میں۔ حجت اور دلیل کی بنیاد پر کیونکہ وہ جمادات اور پتھر ہیں۔

البیضاوی (ت 685ھ)

2.3 قوله تعالیٰ: { قُلْ إِنّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } قيل: «تدعون» بمعنى تعبدون۔

{قُلْ إِنّي نُهِيتُ } صرفت وزجرت بما نصب لى من الأدلة وأنزل على من الآيات فى أمر التوحيد. {أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } عن عبادة ما تعبدون من دون الله، أو ما تدعونها آلهة۔ (۸۵)

تدعون۔ تعبدون کے معنی میں ہے "تم عبادت کرتے ہیں"۔

قُلْ إِنّي نُهِيتُ الخ۔ میرے لیے جو دلائل قائم کیے گئے اور توحید کے بارے میں جو آیات نازل ہوئیں ان کی روشنی میں مجھے ان بتوں کی عبادت سے روکا گیا ہے جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

المحلی والسیوطی(ت المحلی864ھ)

2.4 {قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ} تعبدون {مِن دُونِ اللهِ قُلْ لاَّ أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ } فی عبادتها { قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً} ان اتبعتها {وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ} (۸۶)

تم ان کی عبادت کرتے ہو۔

الشوكانى(ت 1250ھ)

2.5 قوله: {قُلْ إِنِّي نُهِيتُ} أمره الله سبحانه أن يعود إلى مخاطبة الكفار، ويخبرهم بأنه نهى عن عبادة ما يدعونه ويعبدونه من دون الله۔ (۸۷)

الفيروز آبادی(ت817ھ)

2.6 {إِنِّي نُهِيتُ} فی القرآن {أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ} تعبدون {مِن دُونِ اللهِ} من الأوثان۔(۸۸)

2.7 {قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } يعنى الأصنام. ويقال: معناه قل إنى نهيت عن طرد الضعفاء

السمرقندى(ت 375ھ)

2.8 عن مجلسى كما نهيت عن عبادة الأصنام. (۸۹)

البغوى(ت 516ھ)

2.9 قوله عزّ وجلّ: {قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ قُلْ لاَّ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ} ، فی عبادة الأوثان۔ (۹۰)

ابن عطية(ت 546ھ)

2.10 {تدعون} معناه تعبدون، ويحتمل أن يريد تدعون فی أموركم وذلك من معنى العبادة واعتقادها آلهة۔ (۹۱)

ابن الجوزى(ت 597ھ)

2.11 قوله تعالى: { قل إنى نهيت أن أعبد الذين تدعون من دون الله } يعنى الأصنام. وفی معنى { تدعون } قولان. والثانى: تعبدون؛(۹۲)

النسفى(ت710ھ)

2.12 {قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ} أى صرفت وزجرت بأدلة العقل والسمع عن عبادة ما تعبدون من دون الله۔ (۹۳)۔

الخازن(ت 725ھ)

2.13 {إنى نهيت أن أعبد الذين تدعون من دون الله} يعنى نهيت أن أعبد الأصنام التى تعبدونها أنتم من دون الله۔ (۹۴)

ابوحیان(ت 754ھ)

2.14 {تدعون} .قال ابن عباس: معناه تعبدون۔ (۹۵)

الثعالبى(ت 875)

2.15 {أن أعبد الذين تدعون} تعبدون {من دون الله قل لا أتبع أهواءكم} (۹۶)

{تَدْعُونَ} : معناه تعبدون،

البقاعى(ت 885ھ)

2.16 {أن أعبد الذين تدعون } أى تعبدون۔ (۹۷)

السيوطى(ت 911ھ)

وأخرج ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم من طريق على عن ابن عباس فی قوله {ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشى } يعنى يعبدون ربهم بالغداة والعشى، يعنى الصلاة المكتوبة. ۔(۹۸)

ابوالسعود(ت 951ھ)

2.17 {أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ} أى عن عبادة ما تعبدونه {مِن دُونِ اللهِ} ۔(۹۹)

الثعلبى(ت 427ھ)

2.18 قال ابن عباس: يدعون ربهم يعنى يعبدون ربهم۔(۱۰۰)

ابن جزی الغرناطی(ت741ھ)

2.19 {الَّذِينَ تَدْعُونَ } أى تعبدون {قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً} أى إن اتبعت أهواءكم ضللت.

للإمام الطبراني(ت 360 ھ)

2.20 قَوْلُهُ تَعَالَى: { قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } ؛ أي قل يا مُحَمَّد لِعُيَيْنَةَ وأصحابه: إِنِّي نُهِيتُ عن عبادةِ الذي تعبدون من الأصنام مِنْ دُونِ اللهِ، { قُلْ لاَّ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ } ؛(١٠٢)

الماتريدي(ت 333ھ)

2.21 وقوله ـ عزوجل ـ: { قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ قُلْ لاَّ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَمَآ أَنَاْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ } معناه ـ والله أعلم ـ: إني نهيت بما أكرمت من العقل واللب أن أعبد الذين تعبدون من دون الله. أو يقول: إني نهيت بما أكرمت من الوحي والرسالة أن أعبد الذين تدعون من دون الله۔(١٠٣)

الطبرسي(ت 548ھ)

2.22 المعنى: ثم أمر الله سبحانه نبيّه بأن يظهر البراءة مما يعبدونه فقال: { قل } يا محمد: { إني نهيت أن أعبد الذين تدعون من دون الله } يعني الأصنام التي تعبدونها وتدعونها آلهة۔(١٠٤)

الطبطبائي(ت 1401ھ)

2.23 قوله تعالى: { قل إني نهيت أن أعبد الذين تدعون من دون الله } إلى آخر الآية. أمر بأن خبرهم بورود النهي عليه عن عبادة شركائهم هو نهي عن عبادتهم۔(١٠٥)

الفيض الكاشاني(ت 1090ھ)

2.24 { أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ } تعبدون { مِنْ دُونِ اللهِ قُلْ لاَّ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ } ۔(١٠٦)

تجزیہ:

الزمخشری، الرازی، البیضاوی، السیوطی، المحلی، الفیروز آبادی، السمر قندی، البغوی، ابن عطیہ، ابن جوذی، الخازن، ابوحیان، الثعلبی، الغرناطی، الطبرانی الماتریدی، الطبرانی، الطبطبائی، الکاشانی نے سورۃ انعام کی اس آیت میں وارد "تدعونَ" کا ترجمہ پکارنے کی بجائے تعبدون: بمعنی عبادت کیا ہے: مفکر اسلام احمد رضا خاں نے بھی سلف صالحین کے ترجمے کو کنز الایمان میں یوں سموتے ہیں۔

❖ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو (کنز الایمان)

جب کہ دیگر مترجمین مذکورہ آیت میں تدعوں کا ترجمہ عبادت کی بجائے پکارنا کرتے ہیں:

❖ اے محمد! ان سے کہوں کہ تم لوگ اللہ کے سوا جن دوسروں کو پکارتے ہو ان کی بندگی کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے۔

❖ (اے پیغمبر! کفار سے) کہہ دو کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔

(3)۔ قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا وَلاَ يَضُرُّنَا الخ۔(١٠٧)

الزمخشری(ت 538ھ)

3.1 { قُلْ أَنَدْعُواْ } أنعبد { مِن دُونِ اللهِ } ۔(١٠٨)

أنعبد۔ کیا ہم عبادت کرتے ہیں۔ (اللہ کے سوا)

الرازی(ت 606ھ)

3.2 { قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ } أي أنعبد من دون الله۔(١٠٩)

یعنی کیا ہم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں۔

المحلی و السیوطی(ت المحلی 864ھ)

3.3 { قُلْ أَنَدْعُواْ } أنعبد { مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا } ۔(١١٠)

کیا ہم عبادت کرتے ہیں۔ (اللہ کے سوا ان چیزوں کی جو ہمیں نفع نہیں پہنچا سکتے ہیں)

الفیروز آبادی(ت 817ھ)

3.4 { قُلْ } يا محمد لعيينة وأصحابه { أَنَدْعُواْ } تأمروننا أن نعبد { مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا } ۔(١١١)

(آپ فرمادیجئے) اے محمد عینہ اور ان کے ساتھیوں کہ تم ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہو کہ ہم عبادت کریں (اللہ کے علاوہ ان چیزوں کی جو ہمیں نفع نہ دیں)

الماوردی (ت 450ھ)

3.5 قوله تعالى: {قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا وَلاَ يَضُرُّنَا} يعنى الأصنام، وفى دعائها فى هذا الموضع تأويلان: أحدهما: عبادتها. (۱۱۲)

یعنی بت لفظ "دعاء" میں دو مفہوم ہیں ان میں سے ایک مفہوم "عبادت" ہے۔

البغوی (ت 516ھ)

3.6 {قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا} ، إن عبدناه، (۱۱۳)

اگر ہم اس کی بندگی کریں۔

ابن عطية (ت 546ھ)

3.7 فى أن ندعو من دون الله، والدعاء يعم العبادة۔ (۱۱۴)

آیت أندعوا من اللہ میں "دعاء" سے مراد عبادت ہے۔

ابن الجوزی (ت 597ھ)

3.8 قوله تعالى: { قل أندعوا من دون الله } أى: أنعبد مالا يضرنا إن لم نعبده، ولا ينفعنا إن عبدناه، وهى الأصنام۔ (۱۱۵)

کیا ہم ان چیزوں کی عبادت کریں کہ اگر ہم ان کی عبادت نہ کریں تو وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچاسکتے ہیں۔ اور اگر ہم ان کی عبادت کریں تو ہمیں نفع نہیں پہنچاسکتے ہیں یعنی بت۔

النسفی (ت 710ھ)

3.9 {أَنَدْعُواْ} أنعبد {مِن دُونِ اللهِ} (۱۱۶)

کیا ہم عبادت کریں۔

الخازن (ت 725ھ)

3.10 أندعو يعنى أنعبد من دون الله يعنى الأصنام التى لا تنفع من عبدها ولا تضر من ترك عبادتها۔

کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کریں جو اپنی عبادت کرنے سے کسی کو نفع نہیں دے سکتے ہیں اور عبادت چھوڑنے سے نقصان نہیں پہنچاسکتے ہیں۔ (۱۱۷)

الثعالبی (ت 875ھ)

3.11 المعنى: قل فى احتجاجِكَ: أنطيع رأيكم فى أنْ ندعو من دون الله، والدعاءُ: يعم العبادة وغيرها؛ لأن مَنْ جعل شيئاً موضعَ دعائه، فإياه يَعْبُدُ، (۱۱۸)

آپ اپنی دلیل بیان کرتے ہوئے کہہ دیجئے: کیا ہم آپ کی رائے کی اطاعت کریں اور اللہ کے علاوہ دوسری چیزوں کی عبادت کریں۔ لفظ "دعا" عبادت کو بھی شامل ہے۔ اس لیے کہ دعا اسی سے مانگی جاتی ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔

ابن عادل (ت 880ھ)

3.12 فقوله: {أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ} أى: أنعبد من دون الله۔ (۱۱۹)

{ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ } کا مطلب کیا ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کریں۔

ابن عادل (ت 880ھ)

فقوله: {أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ} أى: أنعبد من دون الله۔ (۱۲۰)

للإمام الطبرانی (ت 360ھ)

3.13 أنَعْبُدُ سِوَى اللهِ من الأصنام۔ (۱۲۱)

کیا ہم اللہ کے علاوہ بتوں کی عبادت کریں۔

ابن أبي زمنين (ت 399ھ)

3.14 {قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ} يعنى نعبد { دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا وَلاَ يَضُرُّنَا } وهى الأوثان. (۱۲۲)

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ہمیں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچاسکتے ہیں یعنی بت۔

الفیض الکاشانی (ت 1090ھ)

3.15 {قُلْ أَنَدْعُواْ} نعبد {مِن دُونِ اللهِ مَا لاَ يَنفَعُنَا وَلاَ يَضُرُّنَا} ۔ (۱۲۳)

ہم عبادت کرتے ہیں۔

أبوبكر الجزائري (م 1921م)

3.16 أندعوا: أي نعبد.

يدل السياق على أن عرضا من المشركين كان لبعض المؤمنين لأن يعبدوا معهم آلهتهم فأمر الله تعالى رسوله أن يرد عليهم عرضهم الرخيص منكراً عليهم ذلك أشد الإنكار { قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ اللهِ } ، الاستفهام للإنكار، { مَا لاَ يَنفَعُنَا } إن عبدناه، (١٢٤)

کلام کا سیاق اس بات پر دلیل ہے کہ مشرکین بعض اہلِ ایمان سے کہنے لگے تم ہمارے ساتھ ہمارے معبودوں کی عبادت کرو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ انہیں سخت انداز میں جواب دیں۔ چنانچہ أندعوا۔ میں استفہام انکاری ہے۔ کہ اگر ہم اس کی عبادت کریں تو ہمیں نفع نہیں دیں گے۔

عبد الرحمن بن ناصر بن السعدی (ت 1376ھ)

3.17 { أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَا لا يَنْفَعُنَا وَلا يَضُرُّنَا } وهذا وصف، يدخل فيه كل مَن عُبِد مِنْ دون الله، فإنه لا ينفع ولا يضر، (١٢٥)

یہ ایسا وصف ہے کہ اس میں ہر وہ شخص شامل ہے جو اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرے جو نہ نفع دے اور نہ نقصان پہنچا سکے۔

تجزیہ:

الزمخشری۔ المحلی، السیوطی، الفیروز آبادی، الماوردی، ابن عطیہ، ابن جوزی، النسفی، الحازن، الثعالبی، ابن عادل، الطبرانی، ابن ابی زمنین الکاشانی، ابوبکر الجزائری اور عبدالرحمن بن ناصر بن السعدی نے اس آیت میں وارد "تدعو" کا ترجمہ پکارنے کی بجائے "نعبد" بمعنی عبادت کیا ہے مفکر اسلام امام احمد رضا خاں نے جملہ مفسرین کی تحقیق کے تناظر میں "تدعو" کا ترجمہ پکارنے کی بجائے عبادت ہی کیا ہے۔

❖ تم فرماؤ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا (کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ میں دیگر مترجمین عبادت کی بجائے پکارنا ترجمہ کرتے ہیں:

❖ اے محمد! ان سے پوچھو کی ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان؟

❖ انہیں کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے سوا انہیں پکاریں جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان دے سکیں۔

❖ پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ ہم خدا کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔

(4)۔ { وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } (١٢٦)

الزمخشری (ت 538ھ)

4.1 وَلاَ تَسُبُّواْ } الآلهة { الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ فَيَسُبُّواْ اللهَ } وذلك أنهم قالوا عند نزول قوله تعالى: (١٢٧) { إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ }

اور ان معبودوں کو گالی مت دو جن کی یہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا کیونکہ وہ اللہ کو گالیاں دیں گے اور یہ آیت ان کے اس قول کے جواب میں نازل ہوئی کہ "کہ تم اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ جہنم کے ایندھن ہیں"۔

البیضاوی (ت 685ھ)

4.2 وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ } أي ولا تذكروا آلهتهم التي يعبدونها بما فيها من القبائح. (١٢٨)

اور تم ان کی معبودوں کا جن کی وہ عبادت کرتے ہیں برائی کے ساتھ ذکر نہ کرو۔

الفیروز آبادی (ت 817ھ)

4.3 { وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ } يعبدون { مِن دُونِ اللهِ فَيَسُبُّواْ اللهَ عَدْواً } (١٢٩)

وہ عبادت کرتے ہیں۔

ابن الجوزی (ت 597ھ)

4.4 قاله قتادة. ومعنى «يدعون»: يعبدون، وهی الأصنام. (١٣٠)

قتادہ نے کہا کہ یدعون کے معنی یعبدون ہے کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔

الخازن (ت 725ھ)

4.5 قوله تعالى: {ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدواً بغير علم} الآية قال ابن عباس: لما نزلت: {إنكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم} ۔(١٣١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولا تسبوالذّین والی آیت انکم وما تعبدون اللہ الخ۔ کے بعد نازل ہوئی۔

ابن عادل (ت 880ھ)

4.6 قال ابْن عبَّاس ۔ رضی الله عنهما ۔ لمَّا نزل قوله:

{إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ} (١٣٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب انکم وما تعبدون الخ نازل ہوئی تو اس کے بعد ولا تسبوالذّین الخ نازل ہوئی۔

4.7 قالوالرسول الله صلى الله عليه وسلم عند نزول قوله تعالى:

انکم وما تعبدون اللہ الخ کے نازل ہونے کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ولا تسبوالذّین۔ الخ

ابو السعود (ت 951ھ)

4.8 {إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ} (١٣٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ جب آیت انکم وما تعبدون۔ الخ، نازل ہوئی تو اس کے بعد ولاتسبوا الذّین نازل ہوئی۔

الثعلبی (ت 427ھ)

4.9 قال ابن عباس: لما نزلت هذه الآية۔(١٣٤)

{إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ}

السمين الحلبی (ت 756ھ)

4.10 وقوله تعالى: {مِن دُونِ اللهِ}: يجوز أن يتعلَّق ب. "يَدْعُون" وأن يتعلَّق بمحذوف على أنه حال: إمَّا من الموصول، وإمَّا مِنْ عائده المحذوف أي: يَدْعُونهم حالَ كونهم مستقرّين من دون الله. (١٣٥)

اللہ تعالیٰ کا قول "مِن دون اللہ" میں ایک صورت یہ ہے کہ "یدعون" سے متعلق ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ حال محذوف سے متعلق ہو پھر دو صورتیں ہیں یا تو وہ "مَن" موصول سے متعلق ہو اور یا اس کے ضمیر محذوف سے متعلق ہو یعنی وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کا بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔

للإمام الطبرانی (ت 360ھ)

4.11 قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ فَيَسُبُّواْ اللهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ}؛ وذلك حين قالَ اللهُ تعالى: {إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ * لَوْ كَانَ هَؤُلآءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ} (١٣٦)

آیت ولا تسبو الذّین الخ۔ اس وقت نازل جب اللہ تعالیٰ کا قول "انکم وما تعبدون" الخ نازل ہوئی تھی۔

الماتریدی (ت 333ھ)

4.12 وعن ابن عباس ۔ رضی الله عنه ۔ وذلك حين قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم۔(١٣٧)

{إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ}

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ الخ کے بعد ولاتسبو الذّین نازل ہوئی۔

تفسیر الجلالین (ت 1241ھ)

4.13 {الَّذِينَ يَدْعُونَ} أي يعبدون، (١٣٨)

یعنی وہ عبادت کرتے ہیں۔

الطبرسی (ت 548ھ)

4.14 النزول: قال ابن عباس: لما نزلت۔ (۱۳۹)

{إنکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم}

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انکم وما تعبدون کے بعد ولا تسبوا الذّین نازل ہوئی۔

تجزیہ:

الزمخشری، البیضاوی، الفیروز آبادی، الخاذن، ابن عادل ابوالسعود، الثعلبی، المحلی، الطبرانی، الماتریدی اور الطبرسی نے اس آیت میں وارد "یدعون" کا ترجمہ: پکارنے کی بجائے "تعبدون" بمعنی عبادت کیا ہے۔ ان مفسرین کی تحقیقات کی روشنی میں اس آیت کا ترجمہ مولانا احمد رضا خاں نے اس طرح کیا:

❖ اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ (کنز الایمان)

جبکہ دیگر مترجمین علم وجوہ القرآن سے انحراف کرتے ہوئے اس آیت کا یوں ترجمہ کرتے ہیں:

❖ اور (خبردار) تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔

❖ اور خبردار تم لوگ انہیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں۔

❖ اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا۔

نتیجہ:

مذکورہ بالا حقائق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ:

(۱)۔ ان آیات میں بتوں اور بچاریوں کی مذمت کی گئی ہے۔

(۲)۔ ان آیات کو کسی بھی مفسر نے مومنین و صالحین کی حیات اور بعد از حیات ان پر اطلاق نہیں کیا۔

(۳)۔ ان آیات کا امت مسلمہ کے جمہور مفسرین نے صالحین کے مزارات پر اس کا اطلاق قطعاً نہیں کیا۔

(۴)۔ سلف صالحین اور جمہور مفسرین نے اجماعی طور "دعا" کا معنی ان آیات میں "پکارنے" کی بجائے "عبادت" کیا ہے۔

(۵)۔ ان آیات میں "دعا" کا معنی عبادت ہی لیا جائے گا اُس کے دیگر معنی کو چھوڑ دیا جائے گا

(۶)۔ جمہور مفسرین کے مقابلے میں کسی بھی مفسر نے "عبادت" کی بجائے "پکارنے" کے معنی بیان کرنے کی بیباکی اور جرات نہیں کی۔

(۷)۔ اگر ان آیات میں "دعا" کا ترجمہ پکارنا لیا جائے تو امت مسلمہ مشرک اور کافر قرار پائی گی جو امر محال ہے۔

(۸)۔ ان آیات کے اس اجماعی معنی "عبادت" کے بر خلاف جن اردو مترجمین نے "پکارنے" کا ترجمہ کیا بھی ہے تو وہ اجماع امت کے خلاف ایک بدعتی (نیا) ترجمہ ہے۔

(۹)۔ ان آیات میں "عبادت" کے اجماعی معنی کی بجائے "پکارنا" لینا امت مسلمہ کی فکری و نظری وحدت پر کاری ضرب لگانے کے مترادف ہے جس کا دفاع مولانا احمد رضا خاں نے بھرپور انداز میں کیا۔

(۱۰)۔ مولانا احمد رضا خاں کو علم وجوہ قرآن پر کامل دسترس حاصل تھی۔

(۱۱)۔ آپ پہلے اردو مترجم قرآن ہیں جنہوں نے ان آیات میں پکارنے کی بجائے "عبادت" ترجمہ کیا اس طرح آپ نے امت مسلمہ کے اجماعی معنی "عبادت" کو اردو ترجمے میں منتقل کیا جس کی پیروی دیگر مترجمین نے بھی کی۔

حوالہ جات:

(۱)۔جلال الدین سیوطی الاتقان حصہ اوّل، ص377،*

(۲)۔جلال الدین سیوطی ،امام، الاتقان فی علوم القرآن، حصہ اوّل، ص378۔380۔

(۳)۔احمد رضا خاں، امام، فتاویٰ رضویہ، جلد ا، ص223، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور۔

(۴)۔احمد رضا خاں، امام، فتاویٰ رضویہ، جلد ا، ص199۔200، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور۔

(۵)۔احمد رضا خاں، امام، فتاویٰ رضویہ، جلد ا، ص 690، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور۔

(۶)۔سُوْرَۃُ یُوْسُف، آیت نمبر29

(۷)۔الشُّعَرَآء،14

(۸)۔السَّجْدَۃ،10

(۹)۔الْبَقَرَۃ،16

(۱۰)۔الْبَقَرَۃ،16

(۱۱)۔مُحَمَّد،4۔

(۱۲)۔یُوْسُف،95

(۱۳)۔الْاَنْعَام،24

(۱۴)۔الْمَآئِدَۃ،45

(۱۵)۔النِّسَآء،66

(۱۶)۔النَّمْل،28

(۱۷)۔النَّمْل،29

(۱۸)۔النَّمْل،40

(۱۹)۔النِّسَآء،153

(۲۰)۔اٰلِ عِمْرٰن،151

(۲۱)۔النِّسَآء،91

(۲۲)۔النِّسَآء،144

(۲۳)۔الْاَنْعَام،81

(۲۴)۔اِبْرٰھِیْم،22

(۲۵)۔الْمَآئِدَۃ،71

(۲۶)۔صٓ،24

(۲۷)۔اٰلِ عِمْرٰن،7

(۲۸)۔الْمَآئِدَۃ،71

(۲۹)۔اٰلِ عِمْرٰن،173

(۳۰)۔الْاَنْعَام،102

(۳۱)۔ھُوْد،12

(۳۲)۔یُوْسُف،66

(۳۳)۔بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل،65

(۳۴)۔بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل،68

(۳۵)۔بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل،54

(۳۶)۔الْبَقَرَۃ،143

(۳۷)۔اٰلِ عِمْرٰن،98

(۳۸)۔النِّسَآء،41

(۳۹)۔النِّسَآء،72

(۴۰)۔الْبَقَرَۃ،23

(۴۱)۔الْبَقَرَۃ،72

(۴۲)۔الْبَقَرَۃ،91

(۴۳)۔الْبَقَرَۃ،193

(۴۴)۔الْمُدَّثِّر،20

(۴۵)۔الْبَقَرَۃ،191

(۴۶)۔اٰلِ عِمْرٰن،146

(۴۷)۔الفرقان، آیت ۱۴

(۴۸)۔سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق، آیت ۱۱

(۴۹)۔سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت ۵

(۵۰)۔سُوْرَۃُ الرَّعْد، آیت ۱۴

(۵۱)۔سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم، آیت ۳۹

(۵۲)۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت ۱۸۶

(۵۳)۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت ۱۳

(۵۴)۔ سُوْرَۃُ یُوْسُف، آیت ۱۰۸

(۵۵)۔ سُوْرَۃُ ھُوْد، آیت ۱۳

(۵۶)۔ سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت ۱۹۳

(۵۷)۔ سُوْرَۃُ الرُّوْم، آیت ۲۵

(۵۸)۔ سُوْرَۃُ الطُّوْر، آیت ۲۸

(۵۹)۔ سورۃ جن، آیت ۱۸

(۶۰)۔ النِّسَآء، 117

(۶۱)۔ تفسیر الکشاف/ الزمخشری (ت 538 ھ) *

(۶۲)۔ تفسیر مفاتیح الغیب، التفسیر الکبیر/ الرازی (ت 606ھ)*

(۶۳)۔ تفسیر الجامع لاحکام القرآن/ القرطبی (ت 671 ھ)*

(۶۴)۔ تفسیر انوار التنزیل واسرار التأویل/ البیضاوی (ت 685ھ) *

(۶۵)۔ تفسیر تفسیر الجلالین/ المحلی و السیوطی (ت المحلی 864ھ)*

(۶۶)۔ تفسیر تفسیر القرآن/ الفیروز آبادی (ت 817ھ) *

(۶۷)۔ تفسیر بحر العلوم/ السمرقندی (ت 375 ھ)*

(۶۸)۔ تفسیر معالم التنزیل/ البغوی (ت 516 ھ)*

(۶۹)۔ تفسیر الکتاب العزیز/ ابن عطیۃ (ت 546 ھ)*

(۷۰)۔ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر/ ابن الجوزی (ت 597ھ) *

(۷۱)۔ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل/ النسفی (ت 710 ھ)*

(۷۲)۔ تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل/ الخازن (ت 725ھ) *

(۷۳)۔ تفسیر البحر المحیط/ ابوحیان (ت 754 ھ)*

(۷۴)۔ تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان/ القمی النیسا بوری (ت 728ھ)*

(۷۵)۔ تفسیر اللباب فی علوم الکتاب/ ابن عادل (ت 880ھ)*

(۷۶)۔ تفسیر إرشاد العقل السلیم إلی مزایا الکتاب الکریم/ ابو السعود (ت 951ھ)*

(۷۷)۔ تفسیر مقاتل بن سلیمان/ مقاتل بن سلیمان *

(۷۸)۔ تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن/ الطبرسی (ت 548ھ)*

(۷۹)۔ تفسیر تفسیر القرآن/ علی بن ابراھیم القمی (ت القرن 4 ھ)*

(۸۰)۔ تفسیر التبیان الجامع لعلوم القرآن/ الطوسی (ت 460ھ)*

(۸۱)۔ تفسیر الصافی فی تفسیر کلام اللہ الوافی/ الفیض الکاشانی (ت 1090ھ) *

(۸۲)۔ الانعام: ۵۶

(۸۳)۔ تفسیر الکشاف/ الزمخشری (ت 538 ھ)*

(۸۴)۔ تفسیر مفاتیح الغیب، التفسیر الکبیر/ الرازی (ت 606)*

(۸۵)۔ تفسیر انوار التنزیل واسرار التأویل/ البیضاوی (ت 685 ھ)*

(۸۶)۔ تفسیر تفسیر الجلالین/ المحلی و السیوطی (ت المحلی 864ھ)*

(۸۷)۔ تفسیر فتح القدیر/ الشوکانی (ت 1250 ھ)*

(۸۸)۔ تفسیر تفسیر القرآن/ الفیروز آبادی (ت 817 ھ)*

(۸۹)۔ تفسیر بحر العلوم/ السمرقندی (ت 375 ھ)*

(۹۰)۔ تفسیر معالم التنزیل/ البغوی (ت 516 ھ)*

(۹۱)۔ تفسیر المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز/ ابن عطیۃ (ت 546 ھ)*

(۹۲)۔ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر/ ابن الجوزی (ت 597ھ)*

(۹۳)۔ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل/ النسفی (ت 710ھ)*

(۹۴)۔ تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل/ الخازن (ت 725ھ)*

(۹۵)۔ تفسیر البحر المحیط/ ابوحیان (ت 754 ھ)*

(۹۶)۔ تفسیر الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن/ الثعالبی (ت 875)*

(۹۷)۔ تفسیر نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور/ البقاعی (ت 885ھ)*

(۹۸)۔ تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور/ السیوطی (ت 911ھ)*

(۹۹)۔ تفسیر إرشاد العقل السلیم إلی مزایا الکتاب الکریم/ ابو السعود (ت 951 ھ)*

(۱۰۰)۔ تفسیر الکشف و البیان/ الثعلبی (ت 427 ھ) *

(۱۰۱)۔ تفسیر التسهیل لعلوم التنزیل / ابن جزی الغرناطی (ت 741 ھ)*

(۱۰۲)۔ تفسیر التفسیر الکبیر/للإمام الطبرانی (ت 360 ھ)*

(۱۰۳)۔ تفسیر تأویلات أھل السنة/الماتریدی (ت 333ھ)*

(۱۰۴)۔ تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن/ الطبرسی (ت 548ھ)*

(۱۰۵)۔ تفسیر المیزان فی تفسیر القرآن/الطبطبائی (ت 1401ھ) *

(۱۰۶)۔ تفسیر الصافی فی تفسیر کلام اللہ الوافی/ الفیض الکاشانی (ت 1090ھ)*

(۱۰۷)۔ الانعام ۷۱۔

(۱۰۸)۔ تفسیر الکشاف/الزمخشری (ت 538ھ)*

(۱۰۹)۔ تفسیر مفاتیح الغیب، التفسیر الکبیر/الرازی (ت 606ھ)*

(۱۱۰)۔ تفسیر تفسیر الجلالین/المحلی و السیوطی (ت المحلی 864ھ)*

(۱۱۱)۔ تفسیر تفسیر القرآن/الفیروز آبادی (ت 817ھ)*

(۱۱۲)۔ تفسیر النکت والعیون/الماوردی (ت 450ھ)*

(۱۱۳)۔ تفسیر معالم التنزیل/البغوی (ت 516ھ)*

(۱۱۴)۔ تفسیر المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز/ ابن عطیة (ت 546ھ)*

(۱۱۵)۔ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر/ابن الجوزی (ت 597ھ)*

(۱۱۶)۔ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل/ النسفی (ت 710ھ)*

(۱۱۷)۔ تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل/الخازن (ت 725ھ)*

(۱۱۸)۔ تفسیر الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن/ الثعالبی (ت 875ھ)*

(۱۱۹)۔ تفسیر اللباب فی علوم الکتاب/ابن عادل (ت 880ھ)*

(۱۲۰)۔ تفسیر اللباب فی علوم الکتاب/ابن عادل (ت 880ھ)*

(۱۲۱)۔ تفسیر التفسیر الکبیر/للإمام الطبرانی (ت 360ھ)*

(۱۲۲)۔ تفسیر تفسیر القرآن العزیز/ابن أبی زمنین (ت 399ھ)*

(۱۲۳)۔ تفسیر الصافی فی تفسیر کلام اللہ الوافی/ الفیض الکاشانی (ت 1090ھ)*

(۱۲۴)۔ تفسیر أیسر التفاسیر/أبوبکر الجزائری (م 1921م)*

(۱۲۵)۔ تفسیر تفسیر تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان/عبد الرحمن بن ناصر بن السعدی (ت 1376ھ) *

(۱۲۶)۔ (الخ الانعام:۱۰۸)

(۱۲۷)۔ تفسیر الکشاف/الزمخشری (ت 538ھ)*

(۱۲۸)۔ تفسیر انوار التنزیل واسرار التأویل/ البیضاوی (ت 685ھ)*

(۱۲۹)۔ تفسیر تفسیر القرآن/الفیروز آبادی (ت 817ھ)*

(۱۳۰)۔ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر/ابن الجوزی (ت 597ھ)*

(۱۳۱)۔ تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل/الخازن (ت 725ھ)*

(۱۳۲)۔ تفسیر اللباب فی علوم الکتاب/ابن عادل (ت 880ھ)*

(۱۳۳)۔ تفسیر إرشاد العقل السلیم إلی مزایا الکتاب الکریم/ ابو السعود (ت 951ھ)*

(۱۳۴)۔ تفسیر الکشف والبیان/الثعلبی (ت 427ھ)*

(۱۳۵)۔ تفسیر الدر المصون/السمین الحلبی (ت 756ھ)*

(۱۳۶)۔ تفسیر التفسیر الکبیر/للإمام الطبرانی (ت 360ھ)*

(۱۳۷)۔ تفسیر تأویلات أھل السنة/الماتریدی (ت 333ھ)*

(۱۳۸)۔ تفسیر حاشیة الصاوی/تفسیر الجلالین (ت 1241ھ)*

(۱۳۹)۔ تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن/ الطبرسی (ت 548ھ)*

*www.altafsir.com (Dated: Feb 2019)